بد دیانت مینجر

منصور الحمید

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کلام کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ آپ نے اپنے مخاطبین کو سمجھانے کے لیے اکثر اوقات تمثیلی انداز اختیار کیا۔ یوں تو کوئی بھی نصیحت سادہ لفظوں میں بیان کی جاسکتی ہے لیکن جب اسی کو کسی تمثیلی انداز میں کہا جائے تو اس کی اثر انگیزی ہزاروں گناہ بڑھ جاتی ہے۔ بعض اوقات تو سنائی گئی تمثیل دل پر ایسے نقش ہو جاتی ہے کہ بھلائے نہیں بھولتی۔ ایسی ہی ایک عجیب تمثیل انجیل لوقا کے باب سولہ میں آئی ہے۔ عجیب اس لیے کہ عام طور پر مثال اچھے انسان کی دی جاتی ہے، قصے کہانیوں میں بھی اچھے کردار والا کوئی ہیرو ہوتا ہے اور پھر اسی سے کوئی اخلاقی نتیجہ برآمد کیا جاتا ہے لیکن اس تمثیل میں ایک برے کردار کو بیان کر کے اس سے بالکل الٹ نتیجہ نکالا گیا ہے۔

انجیل لوقا باب سولہ میں ہے:

"پھر یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ کسی زمانے میں ایک دولتمند آدمی تھا۔ اُس مالدار آدمی نے اپنے مال کی دیکھ بھال کے لیے ایک مینجر کو مقرر کیا۔ کچھ عرصے کے بعد اُس مالدار کو شکائتیں ملیں کہ مینجر اُس کی دولت کو ضائع کر رہا ہے۔ تب اُس نے اُس مینجر کو بلایا اور کہا کہ تمہارے متعلق میں نے بہت سی شکائتیں سنی ہیں۔ میری دولت کو تم نے کس مصرف میں خرچ کیا ہے؟ میرے پاس تفصیلی رپورٹ پیش کرو اور اس کے بعد تم میرے مینجر نہیں رہو گے۔

اُس مینجر نے اپنے دل میں کہا کہ اب میں کیا کروں؟ کیونکہ میرا مالک مجھ سے مینجری چھین لینے لگا ہے۔ مٹّی تو مُجھ سے کھودی نہیں جاتی اور بھیک مانگنے سے شرم آتی ہے۔ مجھے کچھ ایسا کرنا چاہیے کہ جب نوکری سے نکال دیا جاوں تو لوگ مجھے اپنے گھروں میں بلالیا کریں۔ پس اُس مینجر نے اپنے مالک کے قرضہ داروں میں سے ہر ایک کو بلایا۔ اُس نے پہلے قرضدار سے پوچھا کہ تم پر میرے مالک کا کتنا قرض واجب الادا ہے؟ اُس نے کہا چار ہزار کلو گرام زیتون کا تیل۔ اُس نے کہا اپنی دستاویز لو اور جلدی سے بیٹھ کر دو ہزار کلو گرام لکھ لو۔ پھر دوسرے سے کہا "تم پر کتنا واجب ہے؟ اُس نے کہا تیس ہزار کلو گرام گیہوں۔ اُس نے کہا اپنی دستاویز لو اور پچیس ہزار کلو گرام لکھ لو۔

(جب اس کے مالک کو اُس کی اس کارستانی کا پتہ چلا) تو مالک نے اُس دھوکے باز مینجر سے کہا "تم تو بڑے ہوشیار نکلے۔"

(یسوع نے کہا)۔ ہاں اس دنیا کے فرزند اپنے ہم جنسوں کے ساتھ مُعاملات میں نُور کے فرزندوں سے زِیادہ ہوشیار ہیں۔ لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ دنیا کی دولت سے اپنے لیے ایسے دوست پیدا کرو کہ (جب یہ دولت جاتی رہے) تو یہ تم کو ہمیشہ کے مسکنوں میں جگہ دیں۔" {انجیل لوقا۔ باب سولہ۔ آیت ۱تا۹}

اس تمثیل میں بد دیانت یا ہوشیار مینجر جیسے کردار کو ہم آج کے معاشرے میں بھی جابجا دیکھتے ہیں۔ کوئی اعلیٰ پوزیشن سے ریٹائر ہونے والا ہے تو ریٹائر ہونے سے پہلے اپنے دوستوں، عزیزوں کے جائز ناجائز کام کرتا ہے، کسی اسمبلی کے ممبر کی مدت ختم ہونے والی ہو، کسی کی وزارت کے چند دن باقی ہوں تو وہ اپنے اختیارات سے اپنے لوگوں کے کام کروانے کی کوشش کرتا ہے۔ حضرت عیسیٰ کا کہنا ہے کہ یہ لوگ کتنے ہوشیار ہیں، انہیں جب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اب نوکری ختم ہونے والی ہے، اختیار واقتدار کے دن گنے جاچکے ہیں تو فوراً اپنے آنے والے دنوں کے تحفظ کے لیے اپنے اختیارات سے کام لے کر لوگوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں تاکہ برے دنوں میں وہ اس احسان کا بدلہ چکائیں۔ اس کے مقابلے میں اہل مذہب، جن کا ایمان یہ ہے کہ اس مختصر سی زندگی کے بعد ہمیشہ کی زندگی آئے گی، وہ اس ہوشیار مینجر کی طرح اپنے آنے والے کل، یعنی آخرت کے لیے ایسا جذبہ نہیں دکھاتے۔

اس تمثیل سے یہ بات نکلتی ہے کہ اختیار واقتدار کو کسی دنیاوی لالچ کے بغیر، محض آخرت کے لیے،لوگوں کی مشکلات دور کرنے اوران کی زندگیوں میں آسانیاں پیدا کرنے کے لیے استعمال کرنا چاہیے۔بددیانت مینجر والا شدت احساس اہل ایمان میں آئے اور انسان اس جذبے سے کام کرے کہ آج اپنے اختیار سے فائدہ اٹھاکر خلق خدا کی خدمت کرلوں اور جو آسانیاں ان کی زندگی میں دے سکتاہوں،دے لوں،تاکہ یہی دوست آخرت میں میرے کام آئیں۔وہ لوگ جو مناصب پر فائز نہیں اور جنہیں لوگوں پر اختیار واقتدار حاصل نہیں ہے وہ بھی اپنی دولت کے ذریعے سے آخرت میں اپنے لیے دوست بنا سکتے ہیں۔اسی لیے انہوں نے یہ ہدایت دی کہ " میں تم سے کہتاہوں کہ دنیا کی دولت سے اپنے لیے ایسے دوست پیدا کرو کہ (جب یہ دولت جاتی رہے)تو یہ تم کو ہمیشہ کے مسکنوں میں جگہ دیں۔"

لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا کرنا،خواہ اپنے منصب واختیار کے ذریعے یا اپنی کمائی ہوئی دولت کے ذریعے تاکہ یہ آخرت میں کام آئے،یہی اس تمثیل کا سبق ہے۔